اللہ نور السمٰوٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

نمبر ۱۱ جلد ۷

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

مصباح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یکم جون سنہ ۱۹۳۳ء چندہ سالانہ دو روپیہ ۶ صفر سنہ ۱۳۵۲ھ

ایڈیٹر
قاضی محمد ظہور الدین
اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کا انتقال	۳-۶	ایڈیٹر :-
مشرق و مغرب میں مسئلہ تعلیم نسواں	۷-۹	....
مہمان کیلئے بعض ضروری ہدایتیں نمبر ۲	۹-۱۰	جناب میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن
سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	۱۱-۱۳	(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)
ہمارا ہندوستان سب سے بڑی اشیاء سب سے چھوٹی اشیاء	۱۳-۱۶	
شذرات :-	۱۶-۱۹	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتونِ ملّت سے

شادیوں میں اسقدر پیسا مٹانا ہے گناہ
1 اَپنے ہاتھوں آپ کو مفلس بنانا ہے گناہ
خاک میں دھن اور دولت کو ملانا ہے گناہ
اَب تو آنکھیں کھول اپنی آہ اے غفلت شعار

گھتے اور کپڑے کی دُھن ہے علم پڑھکر بھی وہی
مٹ گئیں رسمیں پرانی تو ہوئیں پیدا نئی
تو نے بھی افسوس کچھ حالت نہ بدلی قوم کی
ہے کہاں بازار ہستی میں ہمارا اعتبار

فائدہ کیا، پائی وہ تعلیم جو بے کار ہے
باپ بھائی اور اپنے مرد پر تو بار ہے
اپنے گھر کے کام کرنے سے بھی تجھ کو عار ہے
سب ہوئیں غارت جو امیدیں تھیں تجھ سے بیشمار

آہ یہ کیا! مشرقی فیشن سے ہے نفرت تجھے
اور ہے تہذیب مغرب ہی سے بس الفت تجھے
چاہیئے ہر وقت زینت عیش اور راحت تجھے
یہ تری تعلیم کا مقصد نہیں تھا ذینہار

مشرقی فطرت تری شرم و حیا کو تجھ پہ ناز
۵ تیرا زیور ہے وفا، زینت تری شانِ نیاز
تجھ کو قدرت نے بنایا پاک باطن پاک باز
ہے ہمارے باغ کی بس تیرے ہی دم سے بہار

کوندتی ہیں بجلیاں ہر سو نئی تہذیب کی
۶ تیری آنکھوں کو کہیں دھوکا نہ دے یہ روشنی
پھنس نہ جانا تو سنہرے جال میں اس کے کبھی
ہے یہ فیشن تیری گردن کے لئے لعنت کا ہار

تو اگر چاہے ابھی مردوں کی آنکھیں کھول دے
۷ یُوں نہ رسموں اور تقریبوں میں سارا گھر لٹے
یوں نہ ہو برباد کنبہ ہو اگر کچھ حس تجھے
اَب تو سستی چھوڑ اپنی قوم کی حالت سُدھار

جہل و نادانی میں تو خود ہی مگر روپوش ہے
۸ چار دیواری میں کب تجھ کو ہمارا ہوش ہے۔
دیکھتی ہے پست حالت میں مگر خاموش ہے
تیری خودداری ہوئی کیا۔ کیا ہوا تیرا وقار

(رسالہ عصمت دہلی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء

سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ کا انتقال پُرملال

۱۳ مئی کو جو سانحہ فاجعہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں پیش آیا۔ وہ ایسا دردناک ہے کہ حسب رؤیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ (جو بہت پہلے شائع ہو چکی ہے۔ اس سے آسمان و زمین ہل گئے۔ ایک قیمتی وجود جس کے ساتھ جماعت کی خواتین کی بہتری و بہبودی کے متعلق بیسیوں امیدیں وابستہ ہوں۔ اس کی ہمیشہ کی مفارقت ایک نہ بھولنے والا صدمہ ہے۔ پھر یہ وفات جن حالات میں ہوئی۔ وہ ایسے رنج افزا اور الم انگیز ہیں۔ کہ سننے والے جلنے والے کلیجہ مسوس کے رہ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے مدارج جنت الفردوس میں بلند کرے۔ اور ان کے بچوں کو دین و دنیا میں اعلیٰ مراتب پر فائز کرے۔

جب سیدہ امۃ الحی صاحبہ بنت حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی دردانگیز وفات کا واقعہ پیش آیا تو حضور نے اس عقد کی ضرورت ان الفاظ میں بیان فرمائی:۔

"درحقیقت انسانوں میں سے سب سے زیادہ ہستی جس پر مجھے اس تعلیمی سکیم کے متعلق بڑی امیدیں تھیں، وہ امۃ الحی تھی۔ اب میری وہ سکیم اس واقعہ کے بعد گئی اور نئے فکر کی اس کے لئے ضرورت پڑی"۔

اور مزید تشریح کرتے ہوئے یہ الفاظ فرمائے:۔

"میں کسی دنیوی خواہش اور لذت کے لئے اس کام پر آمادہ نہیں ہوا۔ میرا دل ڈرتا ہے۔ کہ وہ جو پہلے ہی غموں اور فکروں میں آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ایک اور فکر نہ سہیڑ لے مگر خدا تعالیٰ سے دعائیں کی ہیں۔ اور میں محض اس نیت سے اس کے لئے آمادہ ہوا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلہ کا ایک جزو جو بہت پیچھے ہٹا ہوا ہے۔ اس ذریعہ سے اس کی ترقی کا سامان ہو۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ کہ صرف ایک غرض اس بوجھ کو اٹھانے کی محرک ہے۔ اور وہ جماعت کی ہمدردی اور سلسلہ کا مفاد ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ضرورت ایسی تھی - کہ خاکسار نے ۷ر اپریل ۱۹۲۵ء کے الفضل میں "خواتین جماعت احمدیہ کی بہبودی کا تقاضا" کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا تھا۔ اور اس میں یہ درخواست جماعت کیطرف سے تھی۔

چنانچہ ۱۲ر اپریل ۱۹۲۵ء بعد نماز مغرب محترمہ سارہ بیگم صاحبہ سے نکاح کا اعلان ہوا۔ اور ۳ر مئی ۱۹۲۵ء آپ بھاگلپور سے حرم حضرت خلیفۃ المسیح میں داخل ہوئیں۔ صحیح البخاری - اور قرآن مجید مترجم - اور دینی کتب پڑھی ہوئی تھیں۔ اسکے بعد انکی تعلیم و تربیت میں حضور نے بہت توجہ صرف فرمائی۔ آپ نے ادیب اور مولوی و انٹرنس کا امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کیا یہ امتحانات کچھ اصل مقصود نہ تھے - بلکہ ان میں کامیابی اسبات کا نشان تھی - کہ جو کچھ پڑھا جا رہا ہے، وہ اس حد تک قابلیت پیدا کر رہا ہے - ساتھ ساتھ مرکزی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری شپ کا اہم کام بھی اوائل میں بجالاتی رہیں - اور کئی ضروری اور اہم مضامین ترقی نسوان کے متعلق لکھے - اور لجنات کی تنظیم اور ان کے نظام تعلیم کے درست کرنے میں حصہ لیتی رہیں۔ اس سال "ایف - اے" کا امتحان دیا تھا۔ آپکی اور محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی تعلیم انگریزی کے لئے ایک استانی کا انتظام تھا - یہ تقدیر کی بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس موقعہ پر تین دن بیشتر اپنے دو حرموں کے ساتھ راولپنڈی تشریف لے گئے تھے - جہاں ان دونو کے بھائی ملازم ہیں - ولادت میں مشکلات پیدا ہو گئیں جن سے عہدہ برآ نہ ہو سکے - اور آخر وہ وقت آگیا جس سے کسی کو مفر نہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس میں فرمایا کہ اس جدائی کے لئے صدمے کا احساس تو ایک فطرتی اور طبعی امر ہے - اور جذبات کا یہی تقاضا ہے - مگر عقلی طور پر اور ایمان کے لحاظ سے آستانۂ الوہیت پر کامل رضامندی کیساتھ دل جھکتا ہے اور الحمد للّٰہ رب العالمین ہی سچا کلمہ ہے - جو مومن کی زبان پر آنا چاہیئے۔

حضور نے اپنے رؤیاء کا ذکر فرمایا - پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے رؤیاء کا جس میں کئی ہفتے پیشتر صراحت کے ساتھ وفات کی خبر دی گئی تھی، اسکے علاوہ والدہ صاحبہ امۃ العزیز (بنت قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی) کا کشف - اور پٹھان کوٹ وغیرہ کے بعض احباب کے رؤیاء سنائے - جن سے صاف ظاہر ہوتا ہے - کہ خدا تعالےٰ نے اس وفات کو اہمیت بخشی ہے - اور اسے ایک قومی حادثہ قرار دیا ہے کیونکہ مرحومہ کی زندگی جماعت کی خواتین کی فلاح کے لئے تیار ہو رہی تھی - حضور نے آئندہ کے لئے چند ہدایات بھی فرمائیں - کہ ڈاکٹروں کو کس طرح باہمی مشورے سے علاج کرنا چاہیئے - تاکہ کوئی ضروری تدبیر اپنے وقت سے ملتوی نہ رہ جائے - ایک بھولے تو دوسرے کو یاد ہو جائے - اور یوں بھی ڈاکٹروں کی عزت کی حفاظت کے لئے ایسا کیا جانا ضروری ہے - اور آپ اگر دارالامان میں موجود نہ ہوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کسی اندیشہ ناک حالت میں مسلسل اور فوری اطلاعات کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاکہ دُعاؤں میں انتہائی جدوجہد کی جاسکے۔ بعض مقادیر دعاؤں سے معلق ہوتی ہیں۔ ورنہ کم از کم ان کے صلے میں اطمینان اور سکینت اور اجر عظیم نصیب ہوتا ہے ؛

مرحومہ کی نوزائیدہ بچی باوجودیکہ اس کا ہاتھ اپریشن میں کاٹا گیا تھا چوبیس گھنٹے زندہ رہی۔ اور آخر ۱۵ مئی سپرد خاک کر دی گئیں۔ للہ ما اخذ وللہ ما اعطی۔ العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا وَاِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ سیّدہ سارہ بیگم صاحبہ کی وفات پر بذریعہ تار و خطوط عام طور سے اظہار ہمدردی و رنج و افسوس کیا گیا ہے۔ کئی اردو انگریزی اخبارات میں نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ اور انجمن ہائے احمدیہ و لجنات اماء اللہ و خواتین سلسلہ کی جانب سے ہمدردی کے ریزولیوشن اخبار ہٰذا کے دفتر میں آرہے ہیں۔ ان سب کا شکریہ ؛

بطور نمونہ دو اقتباس اخبار کے۔ اور دو ریزولیوشن درج ذیل ہیں :-

محترمہ سارہ بیگم کا انتقال

محترمہ سارہ بیگم صاحبہ اہلیہ جناب امام جماعت احمدیہ کا آج دوپہر کو انتقال ہو گیا۔ آپ کے بچہ پیدا ہوا تھا۔ مرحومہ کی عمر پچیس ۲۵ سال کی تھی خلیفہ صاحب تین روز پیشتر راولپنڈی گئے ہوئے تھے اور اس حادثہ کے وقت موجود نہ تھے۔ مرحومہ عربی۔ فارسی و اردو زبان میں اعلیٰ مہارت رکھتی تھیں۔ اور اسلامی فقہ میں بھی کافی دستگاہ رکھتی تھیں۔ آپ انٹرمیڈیٹ کے پچھلے امتحان میں شریک ہوئی تھیں۔ آپ نہایت فصیح اللسان مقررہ بھی تھیں۔ اور اس طرح احمدی جماعت کی خواتین میں اشاعت تعلیم کے سلسلے میں اپنے شوہر کو بیش بہا امداد دیتی تھیں۔ مرحومہ سنٹرل احمدیہ ایسوسی ایشن کی سیکرٹری بھی تھیں خدا مغفرت کرے۔

(انقلاب ۱۶ مئی)

امام صاحب جماعت احمدیہ کو صدمہ

اُن کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

معاصر الفضل قادیان کی ایک غیر معمولی اشاعت میں ماتمی جدولوں میں گھری ہوئی یہ غمناک خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ امام صاحب جماعت احمدیہ قادیان کی حرم محترم سارہ بیگم صاحبہ نے بسلسلۂ ولادت قلب کی حرکت بند ہو جانے سے ۱۳ مئی کو بوقت دو بجے دن انتقال فرمایا انتقال کے وقت آپکی عمر صرف ۲۶ سال تھی۔ اور اسی مختصر عمر میں آپ نے نہ صرف مذہبی علوم حاصل کئے تھے بلکہ ادیب کا امتحان بھی دیا تھا۔ اور مولوی کی ڈگری بھی نمایاں کامیابی کیساتھ حاصل کی تھی۔ اسکے علاوہ اسی سال آپنے ایف۔ اے کا امتحان بھی دیا تھا۔ اور انگریزی میں کافی استعداد کی مالکہ تھیں۔ ایسی قابل خاتون کی اس بے وقت موت پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے ؛ (حقیقت ۱۸ مئی لکھنؤ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقل ریزولیوشن اجلاس

منعقدہ جماعت احمدیہ مزنگ

احباب جماعت احمدیہ مزنگ حضرت سارہ بیگم صاحبہ مرحومہ (حرم ثالث حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ) کی ناگہانی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی افسوس اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس امر کا اعتراف کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مرحومہ نے اپنی ساری عمر سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں صرف کر دی۔ اور جب سے آپ کا تعلق زوجیت حضرت اقدس (خلیفۃ المسیح الثانی) سے ہوا۔ آپ نے اپنی ساری توجہ کو حصول علم میں لگا دیا۔ اور ادیب عالم۔ مولوی۔ میٹرک میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہو کر امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا۔ جس کے پرچے ابھی ممتحنوں کے ہاتھوں میں علمی مشغلہ کی روح کا ثبوت دے رہے ہیں۔ بالفاظ دیگر مرحومہ نے اپنے شباب کو قوم کی خدمت کی تیاری میں صرف کیا۔ اور اس محنت شاقہ نے آپکی صحت کو کمزور کر دیا۔ جو کہ آخر آپکی وفات کا موجب ہوئی +

اگرچہ ہم آپکی وفات کو قومی نقصان یقین کرتے ہیں۔ مگر اس ذاتی تعلق کی بنا پر جو مرحومہ کو اپنے متعلقین کے ساتھ تھا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ حضرت ام المومنین و دیگر خاندان نبوت اور حضرت مولوی عبدالماجد صاحب اور آپ کے خاندان کے ساتھ گہری ہمدردی اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت کے اعلیٰ ترین مقام پر پہنچاوے۔ آپکے بچوں کی عمر دراز کرے۔ اور ان کو اپنے مقاصد پورا کر نیوالا بناوے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ اور اس قومی نقصان کی تلافی کے سامان مہیا فرمائے +

(خاکسار عبدالرحیم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ مزنگ لاہور)

۲

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ منٹگمری سیدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے افسوسناک انتقال کی خبر پا کر حضرت امام کے اس صدمہ اور رنج میں غمگین دل اور نمناک آنکھوں کیساتھ شریک ہیں اور مرحومہ کے والد اور بھائیوں اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کرتی ہیں۔ اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے فضل و کرم سے اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

خریداران مصباح سے ضروری درخواست

مصباح جب جاری کیا گیا تو اسکے لئے کوئی سرمایہ نہ تھا۔ پہلے عملہ کا کچھ خرچ اسپر نہ ڈالا جاتا تھا۔ اب نصف خرچ انتظام و ادارت کا اسکے فنڈ پر ہے۔ دو تین سالوں سے خرچ زیادہ ہے اور آمد کم۔ باوجود اسکے مصباح کو نہایت اہتمام سے وقت پر شائع کیا جاتا ہے۔ مصباحی بہنوں کو اپنے اخبار کی توسیع اشاعت میں خاص طور پر جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ورنہ نتیجہ ظاہر ہے۔ ایک پندرہ روزہ اخبار ہے کیا۔ وہ بھی جماعت احمدیہ کی خواتین نہیں چلا سکتیں۔ پورے ۶ ماہ اخبار بھیج کر ہم نے قیمت سالانہ کی وصولی کیلئے وی پی کئے تھے۔ جن میں سے نصف واپس انکاری آگئے یہ کیسی قابل افسوس بات ہے۔ پھر کئی گھر ہیں جو مصباح کے خریدار نہیں۔ لکھی پڑھی بہنیں مضمون بھی نہیں بھیجتیں اس لئے مردوں کے مضامین چھاپنے پڑتے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ یہ شکایت جلد رفع کر

مشرق و مغرب میں

مسئلہ تعلیم نسوان

تمام یورپ میں تعلیم نسوان کی تحریک مشہور فرانسیسی عالم روسو (روسو) کے پروپیگنڈے سے شروع ہوئی. یہ زمانہ اٹھارویں صدی کی ابتداء کا تھا لیکن روسو کا تصور تعلیم نسوان بہت وسیع نہ تھا۔ اس کا خیال تھا کہ عورتوں کا دائرہ کار گھر کے معاملات سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اسلئے عورتوں کو لکھنے پڑھنے۔ حساب کتاب کی معمولی تعلیم پر اکتفا کرنا چاہیئے۔ زبانوں کے سیکھنے یا سائنس کے معاملات میں پڑنے کی انہیں کوئی ضرورت نہیں۔ مشہور معلم روڈ بھی عورتوں کی پوزیشن کو مردوں سے بالاتر اور فروتر کیا معنی برابر تک کرنے کے لیئے آمادہ نہ تھا۔ اور تعلیم نسوان کے متعلق اسکے خیالات کبھی زیادہ وسیع نہ تھے اسکے نزدیک عورتوں کی تعلیم ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ مردوں کی خدمت کرے بچوں کی تربیت کرنے اور سب کو خوش کرنے اور مردوں کے تفریح کا انتظام کرنے میں طاق ہو جائیں ؛

یورپ کی عورتوں کی تعلیم کے متعلق یہ خیالات انیسویں (۱۹) صدی کے وسط تک عام طور پر جاری رہے.

خاص انگلستان میں عورتوں کی تعلیم میں ترقی ۱۸۶۴ء سے شروع ہوئی. جبکہ ایک شاہی کمیشن لڑکوں کی ثانوی تعلیم کی تحقیقات کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ لیکن بعد میں زور دینے پر اسکے دائرہ کار میں لڑکیوں کے ثانوی تعلیم کی تحقیق بھی شامل کر لی گئی۔ ۱۸۷۱ء میں "نیشنل یونین" ایک جماعت قائم ہوئی۔ جسکی کوششوں سے لوگوں میں تعلیم نسواں سے ہمدردی پیدا ہوئی۔ اور اسنے لڑکیوں کی تعلیم کے لئے پبلک ہائی سکول قائم کرنے کی ایک کمپنی بنائی جسنے انگلستان کے تمام بڑے بڑے شہروں میں لڑکیوں کی تعلیم کے مدارس قائم کرنے شروع کر دئیے۔ اور اس طرح تمام ملک میں تعلیم نسواں کا چرچا ہو گیا۔ اسکے بعد چند اور کمپنیوں نے اسکول قائم کرنے شروع کیئے اور چند ہی سال میں انگلستان پر تعلیمی اداروں کا ایک جال سا پھیل گیا ؛

۱۸۹۰ء کے عرصہ میں تعلیم کی رفتار اور معیار میں ترقی شروع ہو گئی۔ یعنی یو[illegible]سٹی کی تعلیم کا رواج ہوا۔ اور عورتوں نے جوق در جوق یونیورسٹیوں میں جانا شروع کیا۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں عورتوں کی تعلیم کے ثانوی مدارس تمام ملک میں پھیل گئے۔ اور تقریباً ہر بڑے مرکزی شہر میں عورتوں کی تعلیم کے علیحدہ کالج بننے لگے۔ اور لڑکیوں نے بھی وہی امتحانات دینے شروع کر دیئے۔ جو مرد دیتے تھے۔ ان چیزوں نے عورتوں کی حیثیت کو بہت بلند کر دیا۔ انہوں نے اب ہر شعبہ میں جانا اور مردوں کے دوش بدوش حصہ لینا شروع کر دیا۔ صنعت و حرفت۔ پیشہ مثلاً ڈاکٹری۔ منتعلمی (معلمی) بیرسٹری وغیرہ میں عورتوں کو دخل حاصل ہو گیا ؛

عورتوں کی بڑھتی ہوئی تعلیمی ترقی کے ساتھ اُن کے جسمانی ساخت کی تربیت تفریح طبع اور ورزشی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشتغال میں بھی ترقی ہونی شروع ہوئی۔ جا بجا فٹ بال اور ہاکی کی نسوانی ٹیمیں پیدا ہونے لگیں۔ اور عورتوں کی صحت و تندرستی میں غیر معمولی ترقی و اضافہ نظر آنے لگا عورتوں کی ہر تحریک میں ایک نمایاں خصوصیت پیدا ہونے لگی۔ تعلیم اور دماغی نشوونما کے ساتھ عام بیداری اور حقوق کا جذبہ پیدا ہونا بالکل قدرتی امر تھا چنانچہ ہر طرف اس حالت کے خلاف احتجاج کیا گیا کہ شادی شدہ عورت کو اپنے خاوند کی ملکیت کیوں سمجھا جائے خاوند جس طرح ایک موٹر مکان یا چھتری کا مالک ہوتا ہے۔ کیا اس طرح وہ ایک عورت کا جسے وہ بیوی کہتا ہے۔ مالک ہو سکتا ہے یا نہیں ہمدردیوں کے قانون کو توڑ دیا گیا اور ۱۸۷۰ء میں شادی شدہ عورتوں کے حقوق کا قانون منظور کیا گیا۔ جس میں قانونی طور پر عورت کی ایک جداگانہ آزاد حیثیت قبول کر لی گئی۔ اور اسے اپنے خاوند کی "ملکیت" کی بجائے ایک آزاد و معزز شہری تصور کر لیا گیا۔ جس وقت یہ اضافات بالخصوص قانون کے ذریعہ عورتوں کے حقوق دلوانے کے معاملات نے زور پکڑا تو قدامت پسند طبقہ نے بالخصوص بہت شور و غل مچایا حتیٰ کہ ملکہ وکٹوریہ جیسی ہمدرد نسوان عورت نے بھی ان اضافات اور اندھا دھند ترقیوں پر صدائے احتجاج بلند کی اور بتایا۔ کہ یہ چیز عورتوں سے اُن کی نسوانیت چھین لے گی۔ ان کے تمام نسوانی ہتھیار کند ہو جائیں گے۔ اور وہ مردوں سے کبھی بھی نبرد آزما نہ ہو سکیں گی +

یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ لیکن عورتوں کی ترقی اور بیداری میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور اب عورتوں نے سیاسی میدان کو بھی اپنی ترکتازیوں کا جولانگاہ بنا لیا مفاد سیاسیات میں عورتوں نے حصہ اور دلچسپی لینی شروع کر دی۔ عورتوں کو مدارس کی انتظامی مجلسوں میں جگہ ملنے لگی۔ رفتہ رفتہ ٹیکس ادا کرنے والی عورتوں کے لئے غرباء کی امداد کے قانون ۱۸۸۸ء کے انتظام اور دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا جانے لگا۔ اور ۱۸۷۰ء میں تو انہیں مقامی میونسپلٹیوں اور مجالس اضلاع کیلئے بطور امیدوار کھڑے ہونے کی بھی اجازت مل گئی۔ ۱۹۱۸ء میں عورتوں کو پارلیمنٹ میں بھی جگہ مل گئی۔ عورتوں کو حق رائے دہی دینے کے متعلق پہلے بڑی شورش ہوئی۔ لیکن رفتہ رفتہ یہ احتجاج دب گیا۔ اور عورتوں نے اپنی طاقت سے سب مردوں کو زیر کر لیا +

انگلستان کی تعلیمی و سیاسی ترقی و اصلاح کے سلسلہ میں دو چیزیں خاص طور پر ذہن میں رہنی چاہئیں اور وہ یہ ہیں۔ کہ عورتوں کی تحریکات حکومت کے اثرات سے بالکل الگ تھلگ تھیں۔ اور خود بخود پیدا ہوئی تھیں اگر حکومت اضافات ٹھونسنے کی کوشش کرتی۔ تو اسقدر ترقی ہونی ناممکن تھی۔ مثلاً آکسفورڈ۔ اور کیمبرج میں عورتوں کی تعلیم کے لئے جو کالج قائم کئے گئے ان کے مصارف عوام نے چندہ کر کے پورے کئے۔ اس طرح ہر تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے لوگ خود ہی کچھ کوشش کرتے ہیں۔ بعد میں رائے عامہ سے متاثر ہو کر حکومت بھی امداد کا ہاتھ آگے بڑھا دیتی ہے +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہندوستان کی عورتوں کی تعلیم کا مسئلہ لیجئے۔ یہاں پر گذشتہ چند سالوں سے تعلیم نسواں نے بہت کافی ترقی کی ہے۔ لیکن۔ ابھی اس کے بڑھنے کے لئے بہت گنجائش باقی ہے۔ ہندوستان کی حکومت نے تعلیم نسواں کی امداد کے لئے کافی امداد دی ہے۔ مدارس قائم کئے ہیں۔ کالجوں اور اسکولوں میں عورتوں کو وظائف دئے جاتے ہیں۔ اور انہیں سرکاری دفاتر میں بھی ملازمتیں دی جانے لگیں ہیں۔ لیکن ہندوستانی عورتوں کی حقیقی ترقی صرف تعلیم کی زیادتی سے ہی نہیں ہوگی۔ انہیں انگلستان کی بہنوں سے بہت سی باتوں میں سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ انگلستان میں عورتوں کی جو جو تحریکیں پیدا ہو سکیں۔ وہ یہاں بھی شروع کرنی چاہئیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انگلستان کی عورتوں نے بڑی مدت میں جاکر جس مشقت تحمل اور بردباری کا ثبوت دیا۔ ہندوستانی خواتین کو بھی اپنی اصلاح میں اسی مستقل مزاجی سے کام لینا چاہیئے۔ اپنے ملک کے ماحول اور تمدن و تاریخ کے اعتبار سے ہمیں جس قسم کی ضرورت ہے اسے کرنا چاہیئے۔ اور جن ضرر رساں چیزوں سے یورپ بھی اب پریشان ہو چکا ہے اس کے سیلاب سے ہندوستانی خواتین کو بچنا چاہیئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یورپین عورتوں کی تعلیم ہمارے لئے کوئی معیار ہے نہیں اپنے اپنے ملک کے معیار اور حالات کے اعتبار سے ہر جگہ نیا اسلوب تعلیم و رواج بنانا چاہیئے اور افراط و تفریط کی لعنت سے بچنا چاہیئے ✦ (حقیقت)

مہمانوں کیلئے بعض ضروری باتیں

(۵)

بچوں کے متعلق ہدایات

جب بچے ہمراہ ہوں تو مہمان کو چاہیئے کہ ان کو گھر سے ہی اچھی طرح سمجھا کر لے جائے۔ کہ میزبان کے گھر کی اشیاء کو خراب نہ کریں۔ نہ اسطرح بجسٹریں کہ کوئی چیز ٹوٹ جائے۔ بہت سے لوگ گملوں میں بڑے شوق سے پودے لگاتے ہیں۔ اور دن رات ان پودوں کی خدمت کرتے ہیں مگر مہمان بچے آتے ہیں۔ اور آتے ہی ایک دو ہاتھ مار کر سارے پھولوں یا خود پودہ کا صفایا کر دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک وہ ایک معمولی درخت ہے، مگر جس نے لگایا ہے اس کا دل ہی اس چھوٹے سے پودے کی قدر جانتا ہے۔ اسی طرح بعض چیزیں یا کھلونے یا تصاویر جو نایاب ہوتی ہیں۔ کارنس پر زینت کے لیے رکھی ہوتی ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ضائع ہو جائے۔ تو وہ پھر دستیاب نہیں ہو سکتی۔ گو قیمت کے لحاظ سے وہ چند پیسے کی مالیت ہو۔ مگر۔ اُنس۔ یادگار یا نایاب ہونیکی وجہ سے وہ بے حد قدر کے لائق ہوتی ہے۔

اسی طرح شہر کے شہر میں دعوت ہو۔ تو مہمان اپنے بچوں کو صرف اس صورت میں ہمراہ لیجائیں جب انکو بھی مدعو کیا گیا ہو۔ دیکھا گیا ہے کہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑے آدمیوں کی دعوت ہوتی ہے۔ تو بعض صاحب اپنے پانچ سات چھوٹے بڑے سب بچوں کو بھی ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور اس طرح باعث تکلیف بنتے ہیں +

اسی طرح اگر مہمان کے بچے کو مارنے یا جھوٹ بولنے یا گالی دینے یا بہت زیادہ شوخی کرنے کی عادت ہو۔ تو اسے پہلے سمجھا کر اور نصیحت کر کے ہمراہ لیجاؤ۔ اور وہاں بھی اس پر نگرانی رکھو یہ اچھی بات نہ ہوگی۔ کہ تمہارے چلے جانے کے بعد میزبان یوں کہے کہ فلاں کا بچہ ہمارے بچوں کو یہ عیب سکھا گیا ہے اسی طرح بعض گھروں میں بچے بے تکلف اپنے ہاتھ پانی پینے کے گھڑوں میں ڈال دیتے ہیں۔ یا جھجری سے منہ لگا کر پانی پی لیتے ہیں۔ یا سادگی سے ہر شخص سے کھانے کی چیز مانگ لیتے ہیں ان باتوں کا خاص خیال مائیں جو ہمراہ ہوتی ہیں۔ انکو رکھنا چاہیئے۔ اوّل تو اپنے گھر میں ایسی عادات کو روکنا چاہیئے۔ ورنہ کم از کم بچوں کو دوسرے گھروں میں ایسا کرنے سے منع کرنا چاہیئے۔ اور نگرانی رکھنی چاہیئے۔ غرض اسی قسم کی بیسیوں باتیں ہیں۔ جنکا سمجھدار ماں باپ کو خیال رکھنا ضروری ہے +

مہمانوں کو اپنی دینی حالت درست رکھنا چاہیئے

یہ درست ہے کہ سفر میں ہم کو قصر اور جمع بین الصلاتین اور روزہ کے متعلق جو شرعی رعائتیں ہیں۔ انکا پورا فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ ایسا فائدہ اٹھانا بھی اس سلسلہ کی ایک خصوصیت ہے۔ مگر چونکہ ہمارے سب کام اور اعمال اور زندگی دین کے لئے اور دوسروں کے لئے نمونہ ہوتی ہے۔ اسلئے اسی بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم کسی شخص کے لئے ٹھوکر کا موجب نہیں جو بدظنی کرتا ہے۔ اس کا گناہ اسکے سر پہ ہے۔ مگر جو اپنی سستی یا غفلت کیوجہ سے احمدی ہو کر ایسی حالت میں رہتا ہے۔ کہ اس کیوجہ سے دوسرے فتنہ میں پڑیں وہ بھی اچھا آدمی نہیں ربّنا لاتجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین کی دعا اس مطلب کے لئے سکھائی گئی ہے۔ سو اپنی نمازوں میں اخلاق میں دینی اعمال میں ایسی بات پیدا نہ کرو۔ جس سے کوئی ابتلاء میں پڑے۔ بعض لوگ بلاوجہ دن چڑھے تک سوتے رہتے ہیں۔ یا بغیر عذر شرعی نمازوں کو ہی کھا جاتے ہیں۔ یا ان کے لڑکے لڑکیاں جو دس سال سے اوپر ہوتے ہیں۔ وہ بے نماز ہوتے ہیں۔ یا بعض عورتوں کو بچوں کی ایسی حالت ہوتی ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو سوائے جوتی اور کپڑے کی زیب و زینت اور ناولوں کے شوق اور کھانے پینے کے چٹخارے کے دینداری نیکی اور تقویٰ سے کوئی مس ہی نہیں۔ سو ایسی حالت ہماری جماعت کے لوگوں کے لئے سخت نامناسب ہے۔ بچوں کا نماز میں ہنسنا یا انکا دوسروں کے ہنسانے کی کوشش کرنا یہ باتیں بھی ایک دیندار خاندان کے لئے باعث شرم ہیں۔ محمد اسماعیل (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ سالانہ

لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

(۱)

۱۳ اپریل سکول کا سالانہ جلسہ مستورات کو بذریعہ اشتہار مدعو کر کے منعقد کیا گیا۔ مستورات کی تعداد سات آٹھ صد کے قریب تھی۔ اسکول کی پانچ لڑکیوں نے مختلف موضوع پر مضمون پڑھے۔ پھر محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے۔ اسپر مدلل و پر معانی تقریر فرمائی جس سے حاضرات پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد سکول کی لڑکیوں کو دینیاتی و اخلاقی انعام تقسیم ہوئے۔ سب سے اوّل انعام پر مہدی و فہمیدہ کو چاندی کے خوبصورت موڈل دئے گئے۔

(۲)

اسی طرح مئی کے اجلاس میں سات آٹھ لڑکیوں اور مختلف خواتین نے مختلف موضوع پر نظمیں اور مضامین پڑھے۔ بعد پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے "انسان کا دنیا میں آنے کا مقصد" کے موضوع پر شرح و بسط سے بیان فرمایا۔

(۳)

۲ جون کو انجمن جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر تشریف لائے ہوئے مبلغین کو جو بیس منتخب اصحاب پر لجنہ سیالکوٹ کیطرف سے پارٹی دی گئی +

(۴)

جولائی کے ماہواری جلسہ پر سیدہ رفعت صاحبہ نے پابندی نماز پر۔ پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے شرک و توحید کے باریک نکتوں پر روشنی ڈالی +

(۵)

اگست کے جلسہ میں زینب بی بی صاحبہ نے لذت نماز پر مضمون پڑھا پھر پریذیڈنٹ صاحبہ نے انسانی پیدائش کی غرض و غائیت کے تحت میں مختلف پہلوؤں پر مدلل تقریر فرماتے ہوئے تبلیغی فرائض کیطرف توجہ دلائی +

(۶)

ستمبر کے جلسہ میں سیّدہ رفعت صاحبہ نے چھوٹے بچوں کی تربیت پر تقریر کی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے ہمدردیٔ بنی نوع انسان کے تحت میں مصائب کشمیر کیطرف توجہ دلائی۔ اور تبلیغ احمدیت کے متعلق بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاکید فرمائی +

(۷)

اکتوبر کے ماہواری جلسہ میں پریذیڈنٹ صاحبہ کی تقریر فرائض جہاد اور اقسام جہاد کے موضوع پر تفصیل کے ساتھ ہوئی۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا چندہ سالانہ کے متعلق اعلان سنایا۔ اور فراہمی چندہ کی کارکن بہنوں کو تاکید فرمائی +

احمدی خواتین سے بعض نے اجلاس کی صورت میں اور بعض نے فرداً فرداً تبلیغ کا کام کیا۔ ایک سو پچیس ۱۲۵ بہنوں نے مختلف مقام اور مختلف طریق سے تبلیغ احمدیت کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آخر اکتوبر میں سالانہ چندہ ممبرات لجنہ نے حلقہ وار فراہم کیا۔ ستر روپے (۷۰) کی رقم چندہ سالانہ کے لئے مرکز میں ادا کی گئی۔

(۸)

عید میلاد النبی کا خاص جلسہ ۲ نومبر ڈاکٹر شکنتلا دیوی کی صدارت میں بذریعہ اشتہار مستورات کو مدعو کر کے منعقد کیا گیا۔ تخمیناً چار صد کے قریب اور اکثر غیر مسلم خواتین بھی تشریف لائیں تھیں۔ پانچ احمدی خواتین نے مختلف موضوعوں پر مضامین پڑھے۔

(۹)

دسمبر کے جلسہ میں پریذیڈنٹ صاحبہ کی تقریر سورہ بقر کے بموجب متقیوں کی تعریف پر تھی جس سے بہنوں کو تقویٰ کیطرف توجہ دلائی گئی۔

(۱۰)

جنوری کے جلسہ پر پریذیڈنٹ صاحبہ نے کتب علیکم الصیام پورا رکوع تلاوت فرما کر روزہ کے مختلف مسائل اور فلسفہ پر روشنی ڈالی۔

(۱۱)

فروری کے جلسہ میں چھاؤنی میں ایک خاص جلسہ کا انتظام کر کے پریذیڈنٹ صاحبہ نے تقریر کرائی عیسائی بہنوں کو دعوت دیگئی۔ لیکن وہ مقابل پر نہ آئیں۔

۲۰ ر فروری پھر ایک خاص جلسہ احمدی خواتین کا کیا گیا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے مقاصد زندگی بیان کرتے ہوئے موجودہ تحریک یوم تبلیغ کیطرف نہایت زور دار الفاظ میں غیر مسلم خواتین کو تبلیغ کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس دوران میں اتفاقاً تین عیسائی مشنری خواتین تشریف لے آئیں۔ ان کی آمد پر پریذیڈنٹ صاحبہ نے اپنی تقریر کا رخ بدلتے ہوئے۔ اسلام کے زرین اصول پیش کئے۔ جس پر جواباً ان خواتین نے آئندہ تبادلہ خیالات کا وعدہ کیا۔ اس جلسہ میں پریذیڈنٹ صاحبہ نے طالبات اسکول کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کی ترغیب و تحریص دلائی۔

(۱۲)

۵ ر مارچ کے یوم التبلیغ میں ممبرات لجنہ و دیگر احمدی خواتین کے گھروں میں جلسہ کی دعوت دے کر غیر مسلم خواتین کو ہمراہ لائیں۔ اسی کے قریب غیر مسلم خواتین شامل جلسہ ہوئیں۔ جو سب کی سب تعلیمی طبقہ اور معزز گھرانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس جلسہ میں چھ احمدی خواتین نے مختلف موضوع پر تقریریں اور مضمون پڑھے۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ نے آٹھ پوائنٹ پر لیتے مذہب کا اصل مقصد۔ خدا کیطرف سے مذہب وہی ہو سکتا ہے۔ جو خدائی قانون کے مطابق ہو۔ اسلام کو بے نظیر مساوات اور اسلامی تمدن و معاشرت۔ بانیان مذہب کا احترام۔ اسلام کا دعویٰ اکملیت لکھ دینگے۔ اسلامی شریعت کی حفاظت کا وعدہ اسلام کی اجرائے الہام سے زندگی ہے، اس جلسہ کا اثر غیر مسلم خواتین پر بہت اچھا ہوا۔ آئندہ تبادلہ خیالات و ملاقات کی استدعائیں کی گئیں۔ ٹریکٹ ۲۱۶ تقسیم ہوکرنا کافی ثابت ہوئے۔

علاوہ اسکے ہر ماہ کے اخیر ایک طالبات کا جلسہ بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسکول میں منعقد کیا جاتا ہے۔ جس میں لڑکیاں اپنے چھوٹے چھوٹے لکھے ہوئے مضامین یا منتخب مضمون اور نظمیں پڑھتی ہیں۔ ہر جلسہ میں سیکرٹری جلسہ نیابت بھی کسی نہ کسی ضروری موضوع پر مؤثر تقریر فرماتی ہیں۔

اکثر ضروریات کے ماتحت ممبرات لجنہ کے اجلاس ہوتے رہتے ہیں جس میں متفقہ رائے کے ماتحت ہر مشورہ پاس ہو کر عملدرآمد ہوتا ہے۔

اسکول کے اسٹاف میں آٹھ استانیاں شامل ہیں۔ ایک استانی کی کمی ہے۔ بوجہ فنڈ کی کمزوری کے اسکول کی آمد صرف یہ ہے:۔

گرانٹ سرکاری سالانہ یہ ہے	۱۸۰۰
چندہ مستورات " موعودہ	۶۰۰
چندہ مستورات بوساطت ممبرات لجنہ	۳۴۸
طالبات اسکول کی تعداد	۲۴۰

اسکول کی بچیوں کو سلائی کا سامان اسکول فنڈ سے ہی دیا گیا ہے۔ جس پر ۱۵۴ روپے خرچ ہوئے آخر سال پر حساب کرنے سے ۲۰ روپیہ منافع ہوا۔ اسکول فنڈ سے سلائی کا سامان دینے کی یہ وجہ ہے کہ عام لڑکیاں سلائی کا سامان بوجہ غربت مہیا نہیں کر سکتی تھیں۔ اسکول کے اندر کی تجارت کا منافع ۳۰ روپے ہوا۔

پریذیڈنٹ صاحبہ نے اسکول کے اندر کی تجارت کی سکیم لائبریری کی ترقی کے لئے تجویز فرمائی ہے کہ اس روپیہ سے لائبریری کا سامان دضرورت

پورا ہوتا ہے۔

۱۹۳۲ء کا نتیجہ اسکول اچھا رہا۔ مڈل کی ۶ لڑکیوں میں سے صرف ایک فیل ہوئی۔ امسال مڈل کی ۹ لڑکیوں نے امتحان دیا ہے۔

(خاکسارہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ)

ہمارا ہندوستان

ہندوستان کا رقبہ ۱۸ لاکھ مربع میل ہے۔ گویا برطانیہ کے رقبہ سے بیس گنا۔۔۔۔ زائد ہے اور اگر روس کو نکال دیا جائے۔ تو سارے یورپ کے برابر ہے۔

ہندوستان کی آبادی ۳۵۲۹۸۶۸۷۶ ہے۔ یعنے کل دنیا کی آبادی کا ۱/۵ حصہ ۱۹۲۱ء کی نسبت ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں ۱۰٫۶ اضافہ ہوا۔ برطانوی ہند کا رقبہ ۱۱ لاکھ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۲۷۲۱۴۸۳۴۹ ہے ہندوستانی ریاستوں کا رقبہ ۷ لاکھ مربع میل ہے۔ اور چھوٹی بڑی کُل چھ سو ریاستیں ہیں۔ جن کی آبادی ۸۰۸۳۸۵۲۷ ہے۔

سارے ہندوستان میں صرف پانچ شہر ایسے ہیں۔ جن کی آبادی ایک لاکھ سے اوپر ہے:۔

کلکتہ ۱۴۱۹۳۳۱ ۔ دھلی ۴۴۷۴۴۲
بمبئی ۱۱۵۷۸۵۱ ۔ لاہور ۴۲۹۷۴۷
مدراس ۱۴۷۲۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کے لحاظ سے ہندوستان کی آبادی کی تقسیم حسب ذیل ہے:۔

ہندو۔	۲۳۸۳۳۰۹۱۲
مسلمان۔	۷۷۷۴۳۹۲۸
سکھ۔	۴۳۰۶۴۴۲
عیسائی۔	۵۹۶۱۷۹۴

ہندوستان میں کُل ۶۰ ہزار گورہ فوج ہے۔

ہندوستانی فوج ½ ۱ لاکھ ہے +

دُنیا کی سب سے بڑی اشیاء

مینار۔ مصر کا مینار (۴۸۰ فٹ اونچا)

پہاڑ۔ مونٹ ایورسٹ (۲۹۰۰۲ فٹ)

صحرا۔ صحرائے اعظم افریقہ۔

جہاز۔ نارمنڈی (۷۶۹۰۰ ٹن)

محل۔ یورپ کا محل روم۔

مجسمہ۔ مجسمہ آزادی نیویارک ۱۵۱ فٹ بلند

لعل۔ کولینین۔

سمندر۔ بحرالکاہل۔

گرجا۔ سینٹ پیٹر کا گرجا روم۔

ریلوے پلیٹ فارم۔ سونپور

موتی۔ بریسفورڈ ہوپ پرل ۱۸۰۰ گرا۔

ریلوے لائن۔ ریگا سے ولاڈی واسٹک ۶ ہزار میل

دُوربین۔ مونٹ ولین پر دوسو انچ ریفکٹر

عجائب گھر۔ برٹش میوزیم لنڈن۔

دریا۔ مسیسپی شمالی امریکہ ۴۲ سو میل لمبا۔

دیوار۔ دیوار چین ایک ہزار میل لمبی۔

نہر۔ نہر سویز ایک سو میل۔

جزیرہ۔ گرین لینڈ ۸۲۷۳۰۰ مربع میل۔

آباد ملک۔ چین۔

سب سے بڑا امیر۔ ہنری فورڈ۔

ریلوے سٹیشن۔ گرینڈ سنٹرل نیویارک ۴۴ پلیٹ فارم

سُرنگ۔ پرنیز کے قریب ۲۵ میل لمبی۔

شہر۔ لنڈن آبادی ۸۷۴۷۱۴۳ +

بارش کا مقام۔ چراپونجی (آسام)

لائبریری۔ پیرس ایک ادب کتابیں ہیں +

دُنیا کی سب سے چھوٹی اشیاء

سکہ۔ جزیرہ نمائے ملایا کا ایک سکہ دنیا میں سب سے چھوٹا ہے۔ جو ایک بندی کے برابر ہے۔ اور ایک درخت کے عرق سے تیار کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت ایک آنہ کا ہزارواں اور ایک پیسہ کا دو سو پچاسواں حصہ ہے +

اخبار:۔ دنیا میں سب سے چھوٹا اخبار گدلکرو (میکسکو) میں شائع ہوتا ہے۔ جو صرف ۴ انچ مربع کاغذ پر چھپتا ہے +

عورت:۔ دنیا میں سب سے پست قامت عورت پلیلنا ہے۔ جو ہالینڈ کی رہنے والی ہے۔ اسکی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمر ۱۸ سال قد ۲۰ انچ اور وزن ۴½ سیر ہے +

بچہ:۔ ایک بچہ کا وزن صرف ایک پونڈ ہے۔ یہ دنیا بھر میں سب سے چھوٹا بچہ تصور کیا گیا ہے۔ اس سے قبل برٹش الیٹریکل سوسائیٹی نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیش کی تھی۔ جن کا وزن ایک پونڈ ۴ اونس اور ڈیڑھ پونڈ تھا۔ اس لڑکی کی عمر پونے دو ماہ تھی۔ اس کی دایہ غسل کراتے وقت لڑکی کو ہتھیلی پر بٹھا لیا کرتی تھی۔ اور اسقدر چھوٹی تھی۔ کہ اس کا سر چائے کی چھوٹی پیالی میں آجاتا تھا

کُتا:۔ ساؤتھ کنگسٹن کے عجائب خانہ نیچرل ہسٹری میوزم میں سب سے چھوٹا کُتا ہے۔ جو ایک جزیرہ سے لایا گیا ہے۔ اس کا قد اس قدر چھوٹا ہے کہ ہاف پنٹ (اڑھائی چھٹانک) کے پیمانہ کے اندر رکھا جا سکتا ہے +

درخت:۔ دنیا کا سب سے چھوٹا درخت انگلستان میں ہے۔ جو صرف دو انچ بلند ہے۔ اور بید مجنون کی قسم کا ہے +

تصویر:۔ سب سے چھوٹی اور نفیس تصویر ایک فلمش آرٹسٹ نے کھینچی ہے۔ جو ایک گندم کے دانہ پر ہے۔ جس پر ایک چکی کی تصویر ہے۔ اور دکھایا ہے۔ کہ چکی والا اپنی کمر پر اناج کی بوری اٹھائے زینہ پر چڑھ رہا ہے چکی ایک اونچے مکان پر ہے۔ پاس ایک چھکڑا کھڑا ہے۔ جس کے پاس کئی کسان کھڑے ہیں۔ ہر ایک چیز صاف اور علیحدہ علیحدہ معلوم ہوتی ہے۔ لیکن خوردبین کے ذریعہ کُل نقاشی کا رقبہ آدھ انچ مربع بھی نہیں معلوم ہوتا +

جزیرہ:۔ دنیا میں سب سے کم آباد جزیرہ ایک چٹان پر واقع ہے۔ جہاں لیڈی سٹون کا روشن گھر جہازوں کے لئے بنا ہوا ہے +

یورپین حکومت:۔ ساحل سروینیا کے قریب ایک جزیرہ "سوڈ" ہے۔ یہ سب سے چھوٹی یورپین حکومت ہے۔ جسکا رقبہ ۷۸۶ ایکڑ اور آبادی ۴۰۰ نفوس ہے +

انڈا:۔ دنیا میں سب سے چھوٹا انڈا میکسیکو کے بھن بھن کرنے والے پرندے کا ہوتا ہے۔ جو مکھی کے سر سے بھی چھوٹا ہوتا ہے + (ماخوذ)

قانون طلاق میں ترمیم

آجکل انگلستان کی پارلیمنٹ میں قانون طلاق کی ترمیم کا مسودہ پیش ہو رہا ہے۔ یہ مسودہ مسٹر ہالفورڈ ناٹ پیش کر رہے ہیں۔ جو انگلستان کے ایک مشہور قانون دان ہیں۔ اور گذشتہ بیس سال سے اس کوشش میں ہیں کہ قانون طلاق میں مناسب ترمیم کر دیجائے +

اس مسوّدہ قانون کا مفہوم یہ ہے۔ کہ اگر میاں بیوی میں سے کسی کو دیوانگی کا مرض ہو جائے۔ تو انہیں طلاق حاصل کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ انگلستان میں اس وقت پچاس ہزار گھرانے ایسے ہیں۔ جن میں یا تو میاں دیوانہ ہے۔ یا بیوی کو جنون ہے۔ لیکن موجودہ قانون کے رو سے وہ طلاق حاصل نہیں کر سکتے۔

پارلیمنٹ کے بعض ممبروں کا خیال تھا۔ کہ قانون طلاق میں اور بھی کئی دفعات بڑھائی جائیں۔ یعنے اگر شوہر بیوی کو چھوڑ کر چلا جائے۔ یا اسے شراب خواری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی عادت ہو جائے۔ اور اس کی اس عادت کیوجہ سے گھر میں بدمزگی رہنے لگے۔ تو انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جانے کی اجازت دے دی جائے۔ لیکن ابھی اس قسم کے قانون کا منظور ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ پارلیمنٹ کے ممبروں کی اکثریت اسکی مخالفت کرے گی۔

قوی امید ہے۔ کہ مسٹر ہالفورڈ نائٹ کی ترمیم منظور کر لی جائے گی۔ کیونکہ پارلیمنٹ کے ممبروں میں اسکے حامیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ دارالعوام میں منظور ہونے کے بعد یہ مسودہ دارالامرا میں پیش کیا جائیگا اور وہاں بھی اس کی پرزور حمایت کی جائے گی۔

لکھنؤ میں لجنہ اماء اللہ کا قیام

لکھنؤ میں لجنہ اماء اللہ قائم نہیں تھی۔ لیکن خدا کے فضل و کرم سے سید ارتضیٰ علی صاحب کے خطبہ جمعہ کی مسلسل تحریکوں نے خواتین جماعت احمدیہ لکھنؤ میں بیداری پیدا کی۔ اور چند خواتین اس کار خیر کے لئے کھڑی ہوئیں جن میں اہلیہ سید ارتضیٰ علیصاحب اہلیہ سید ارشد علی صاحب۔ اہلیہ برکت اللہ صاحب اہلیہ سیٹھ خیر الدین صاحب کی کوششیں قابل ذکر ہیں۔ چنانچہ مبارک تاریخ یکم اپریل ۱۹۳۳ء کو لکھنؤ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو گئی ہے۔ چونکہ یہاں کی خواتین کی تعداد کم ہے۔ اسلئے ۷/ چندہ وصول ہوا۔ جو کہ داخل دفتر نظارت بیت المال قادیان ہو چکا ہے۔ الحمدللہ تمام مصباحی بہنوں سے التماس ہے کہ اس لجنہ اماء اللہ لکھنؤ کے لئے دعا فرمائیں۔ (والسلام) (خاکسار زینب آرا دختر سیٹھ خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لکھنؤ)

شذرات

دی آنا ۱۳ اپریل یہاں کے ایک شخص فرانڈ چیٹر نے ایک بلی پال رکھی تھی۔ اخبارات میں خبر چھپی ہے کہ اسکے مرجانے پر اسے اتنا صدمہ ہوا۔ کہ چیٹر نے دوسرے دن خودکشی کر لی۔

ٹوکیو ۲۵ مارچ۔ یہاں کی عورتوں کی ایک انجمن نے حال ہی میں فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ کسی ایسے مرد سے شادی نہیں کریں گی۔ جو خالص طور پر پانی نہ پیتا ہو۔ یعنی شراب سوڈا واٹر۔ چاء وغیرہ پینے والوں سے شادی نہیں کریں گی۔

برطانیہ کے تمام کارخانوں میں جہاں بوتلیں استعمال ہوتی ہیں۔ ہر سال ۲½ کروڑ نئی بوتلوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتے ہیں۔ اتنی بوتلیں ہر سال ٹوٹ جاتی ہیں۔

ولنگٹن کے ایک کارخانہ میں جہاں چاکولیٹ بنتے ہیں۔ ایک مشین ہے۔ جو ایک گھنٹے میں ۱½ ہزار انڈے تیار کر دیتی ہے۔ پچھلے تین ہفتوں میں اس مشین سے ایک لاکھ ۵۰ ہزار انڈے نکالے گئے۔

برلن ۲۲ اپریل۔ پرشیلے کے ایک شہر میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں ایک کوٹ کی نمائش کی گئی۔ جس کے متعلق یقین کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت عیسے مسیح کا ہے اس کوٹ کو وہ خود پہنا کرتے تھے۔ نمائش میں ہزاروں عیسائی یورپ کے مختلف ممالک سے شامل ہوئے۔

برلن۔ ۲۴ اپریل۔ یہاں کے ایک جدت پسند ڈاکٹر نے کافی وقت خرچ کرکے بال شماری کی ہے۔ اور اندازہ لگایا ہے۔ کہ ہر عورت کے سر پر عام حالت میں ایک لاکھ دس ہزار بال ہوتے ہیں۔ لیکن یہ اندازہ سیاہ بالوں والی عورتوں کے متعلق ہے۔ جس عورت کے بال بھورے ہوں۔ اسکے بالوں کا اندازہ ۱½ لاکھ جس عورت کے بال ریشم کی طرح نرم ہوں۔ اس کے سر پر ۵ لاکھ کے قریب ہوتے ہیں +

برطانوی پارلیمنٹ کے ممبروں کو جب وہ پارلیمنٹ کے اجلاس میں بیٹھے ہوتے ہیں۔ اور لمبی تقریروں کیوجہ سے جب ان کے سر میں درد شروع ہوجاتا ہے۔ تو سر درد دور کرنے کی گولیاں انہیں سرکاری طور پر مہیا کی جاتی ہیں۔ ایک رپورٹ مظہر ہے۔ کہ ان گولیوں پر سالانہ بیس پونڈ صرف ہوتے ہیں +

پیرس ۱۶ اپریل۔ فرانس کے ایک شہر میں ایک شخص ہوس کولون رہتا ہے۔ اس کی عمر ساٹھ سال کے قریب ہے۔ اس نے اسوقت تک اپنی ڈاڑھی اور مونچھیں نہیں منڈوائیں۔ جو سات فٹ ۷½ انچ لمبی ہیں +

انگورا ۲۴ اپریل۔ استنبول میں ایک شخص ایرچ کی حال ہی میں وفات ہوئی ہے۔ اس کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ کہ وہ دنیا بھر میں سب سے لمبا آدمی تھا اس کا قد ۱۰ فٹ تھا۔ وہ جہاں جاتا تھا۔ اپنا بستر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔

برلن ۲ مئی۔ شرقی علاقہ میں مردوں اور عورتوں کے اکٹھا نہانے کا رواج عام ہوا جاتا تھا۔ لیکن گورنمنٹ نے اس رواج کو خلاف قانون قرار دیکر اس کی ممانعت کردی ہے +

برلن ۲ مئی۔ کرسٹل سکاچ نامی ایک لڑکی ہے جس کی عمر صرف چار سال ہے۔ اسکو نہ معلوم یہ سیادت کہاں سے ملی ہے۔ کہ وہ ماہر ڈرائیور کیطرح موٹر سائیکل کو پوری رفتار سے چلا سکتی ہے۔ شہر کے بازاروں میں اسکو اکثر دیکھا گیا ہے +

لنڈن ۲ مئی۔ سر بنگھم کی عدالت میں ایک عورت کے طلاق کا مقدمہ چل رہا تھا۔ وہ خود بھی وہاں موجود تھی۔ لیکن اس کا لباس اتنا باریک تھا کہ جسم کا ایک ایک انگ نظر آتا تھا۔ اس پر مخالف وکیل نے اعتراض کیا۔ تو جج نے کہا۔ کہ یہ آزادی کا زمانہ ہے۔ عورت جیسا لباس چاہے پہن سکتی ہے +

میکروفون میں صرف یہی نہیں۔ کہ معمولی گراموفون کی طرح ریکارڈ بجا سکتے ہیں۔ بلکہ اسمیں ہوم ریکارڈنگ کے متعلق ایک ایسا آلہ نصب ہے کہ اس کی مدد سے ہر قسم کے ریکارڈ حسب دلخواہ تیار کئے جا سکتے ہیں +

ہری پور ہزارہ ۲۰ مئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک شخص باہر سے لگوتری میں ملازمت کرنے کے لئے آیا۔ ایک دن اس کی بیوی نے مرغ ذبح کیا۔ اور اپنے دو چھوٹے چھوٹے بچوں کو چمڑی اتارنے کے لئے دیا۔ چمڑی اتارتے وقت اتفاقیہ چاقو زور سے ایک بچے کی گردن میں لگا جس سے اس کی شاہ رگ کٹ گئی اور وہ وہیں تڑپ تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔ دوسرا بچہ اپنے بھائی کا خون بہتا دیکھکر ڈر کے مارے دوڑا اور بھاگتے ہوئے ایک اونچے ٹیلے سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ بچوں کی ماں جو اپنے شیر خوار بچے کو ٹب میں نہلا رہی تھی۔ آواز سنکر بچے کو ٹب میں ہی چھوڑ کر دوسرے دونوں بچوں کی خبر لینے گئی۔ جب دونوں بچوں کی لاش لے کر آئی۔ تو تیسرا بچہ بھی ٹب میں مرا پڑا تھا۔ یہ بچہ ماں کی غیر موجودگی میں ٹب میں غوطے کھا کھا کر مر گیا +

سیاہ مرچ اور نمک چھڑک کر چوسیں یا پودینہ اور الائچی اُبال کر گھونٹ گھونٹ پلائیں۔ یا زہر مہرہ خطائی دو رتی عرق گلاب میں پیس کر دیں +

عورتیں اور گھریلو علاج

درد سر: صندل اور کافور یا افیون اور سونٹھ پیس کر لیپ کریں۔ سر میں کنگھی کریں۔ سر پر روغن کدو یا خشخاش کی مالش کریں۔ دہی ڈالکر نہائیں +

کان درد: میٹھے تیل میں لہسن جلا کر۔ یا پیاز کا پانی نیم گرم یا افیون پانی میں حل کر کے نیم گرم یا شراب برانڈی ذرا سا ڈالیں +

پیٹ کا درد: نمک سیاہ اور اجوائن ملا کر یا ذرا سی ہینگ یا ست پودینہ ایک رتی کھائیں۔ چار عرق کھاری سوڈا۔ یا جنجر واٹر پئیں۔ مقام درد پر چھان اور نمک کی پوٹلی بنا کر ٹکور کریں +

گردہ کا درد: خار خشک ۶ ماشہ تخم خیارین ۶ ماشہ۔ تخم خربوزہ ۶ ماشہ سب کو گھوٹ کر چھان کر شربت بزوری ۳ تولہ ملا کر پئیں آرام ہوگا +

آنکھ دکھنا: زنک لوشن ڈالیں۔ یا پھٹکڑی گرم پانی میں حل کر کے اس میں صاف روئی بھگو کر دن میں تین چار مرتبہ آنکھوں کو دھوئیں۔ اوپر رسوت رگڑ کر لیپ کریں +

نیند نہ آنا: سر پر مکھن یا روغن خشخاش کی مالش کریں۔ ذرا سی افیم پانی میں پیس کر کنپٹیوں پر لیپ کریں۔ سوئے کا ساگ سرہانے رکھیں۔ بکری کا دودھ ہاتھ پیر کے تلووں پر ملیں نیند آ جائیگی +

قے آنا: چھوٹی الائچی چبائیں۔ یا لیموں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبض:- رات کو مربہ ہلیلہ کھا کر اوپر سے گرم گرم دودھ پی لیں یا گلقند کھائیں +

زکام:- بنفشہ پانی میں ابال کر چھان کر۔ بتاشے ڈال کر نیم گرم۔ دن میں تین چار مرتبہ پئیں۔ زکام ایک دن میں جاتا رہے گا +

پہلی برطانی خاتون کا طواف کعبہ

پایونیر کا لندنی نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ مغرب کی پہلی خاتون جس نے مکہ معظمہ کا سفر کیا۔ ارل ڈنمور کی بہن لیڈی ایولن کوبولڈ ہے۔ خاتون موصوفہ حج بیت اللہ کے بعد اس ہفتہ واپس پہنچی ہیں۔ اور اپنے حج کی حسب ذیل تفصیل و کیفیت بیان کی ہے۔ لیڈی ایولن کو عربی زبان پر پورا عبور حاصل ہے۔ آپ فصیح و بلیغ تقریر کر سکتی ہیں۔ آپ کا بیان ہے۔ کہ مکہ معظمہ کی مسجد مقدس ایسی عالیشان اور شاندار ہے۔ کہ مجھے کبھی ایسی عظمت کا شان و گمان بھی نہیں تھا۔ خلفاء اور سلاطین اسلام نے اسکو اسلامی تمدن اور تمول کا مرکز بنا دیا ہے۔ میری موجودگی میں ڈیڑھ لاکھ حاجیوں نے فریضہ حج ادا کیا۔ پایہ تخت حجاز میں داخل ہونے سے پہلے لیڈی ایولن نے وزراء حجاز کے ساتھ ملاقات کی اور آخیر میں ابن سعود شاہ حجاز سے ملیں۔ انہیں مکہ معظمہ جانے کی اجازت دی گئی۔ باب ابراہیم ایک خوبصورت دروازہ ہے۔ جس کی نقاشی اور زینت کاری اپنا جواب نہیں رکھتی۔ بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کے لئے مجھے سیڑھیوں والی فصیل پر چڑھنا پڑا۔ سیڑھیاں اوپر جانے اور پھر نیچے اترنے کے لئے بنی ہوئی ہیں۔ انکی غرض و غایت یہ ہے کہ کتے کعبۃ اللہ کے داخل نہ ہو سکیں +

بیت اللہ کی مسجد مقدس کے ۴۰ دروازے ہیں۔ ہر دروازہ میں اسی قسم کی سیڑھیاں ہیں۔ میرے بوٹ اتروا دئے گئے۔ مجھے نقاب اُٹھا دینے کے لئے کہا گیا۔ جب میں نے نقاب اُٹھایا۔ تو میں نے اپنے آپ کو مسجد مقدس میں کھڑے پایا۔ کعبۃ اللہ کی گنبد نما چھت ستونوں پر استادہ ہے۔ حج کے موقعہ پر ہر ایک عورت سر سے پاؤں تک سفید کپڑوں میں ملبس تھی۔ فوٹوگرافی کے کیمروں کی یہاں پر ایسی ہی سخت ممانعت ہے۔ جس طرح بیت اللہ شریف میں جانداروں کے مارنے کی بندش ہے۔ یہانتک کہ مچھروں اور چیونٹی تک کو مارنا یہاں پر گناہ ہے۔ مسجد میں داخلہ کے بعد مطوف مجھے سیدھا کعبہ شریف کیطرف لے گیا جو ۴۰ فٹ لمبا ۳۳ فٹ چوڑا اور ۵۰ فٹ اونچا ہے۔ پیغمبر صاحب صلعم سے صدیوں پیشتر کعبہ شریف عربوں کا مقدس معبد تھا۔ جو دنیا میں خدا کا سب سے پہلا اور پرانا گھر ہے۔ میں نے سات دفعہ بیت اللہ شریف کے گرد طواف کیا۔ اور لبیک لبیک لاشریک پڑھتی رہی۔ پھر ہم نے کھڑے ہو کر ہاتھ پھیلائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ بعد ازاں حج کے دیگر ارکان ادا کئے۔ اور حج سے فارغ ہو کر واپس چلی آئی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶

اخبار مصباح۔ قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بجلی کے لیمپ کا شیڈ موتیوں سے بننے

جتنے رنگ درکار ہوں۔ اتنے ہی رنگ کی پوت لے لیں۔ نقشہ کے مطابق جہاں رنگ بدلنا ہو۔ وہیں پوت کا رنگ بدل دیں۔ جہاں زمین دکھائی گئی ہے۔ وہاں سفید پوت استعمال کریں+

مرسلہ
صغریٰ بیگم :-
(از نئی دہلی)

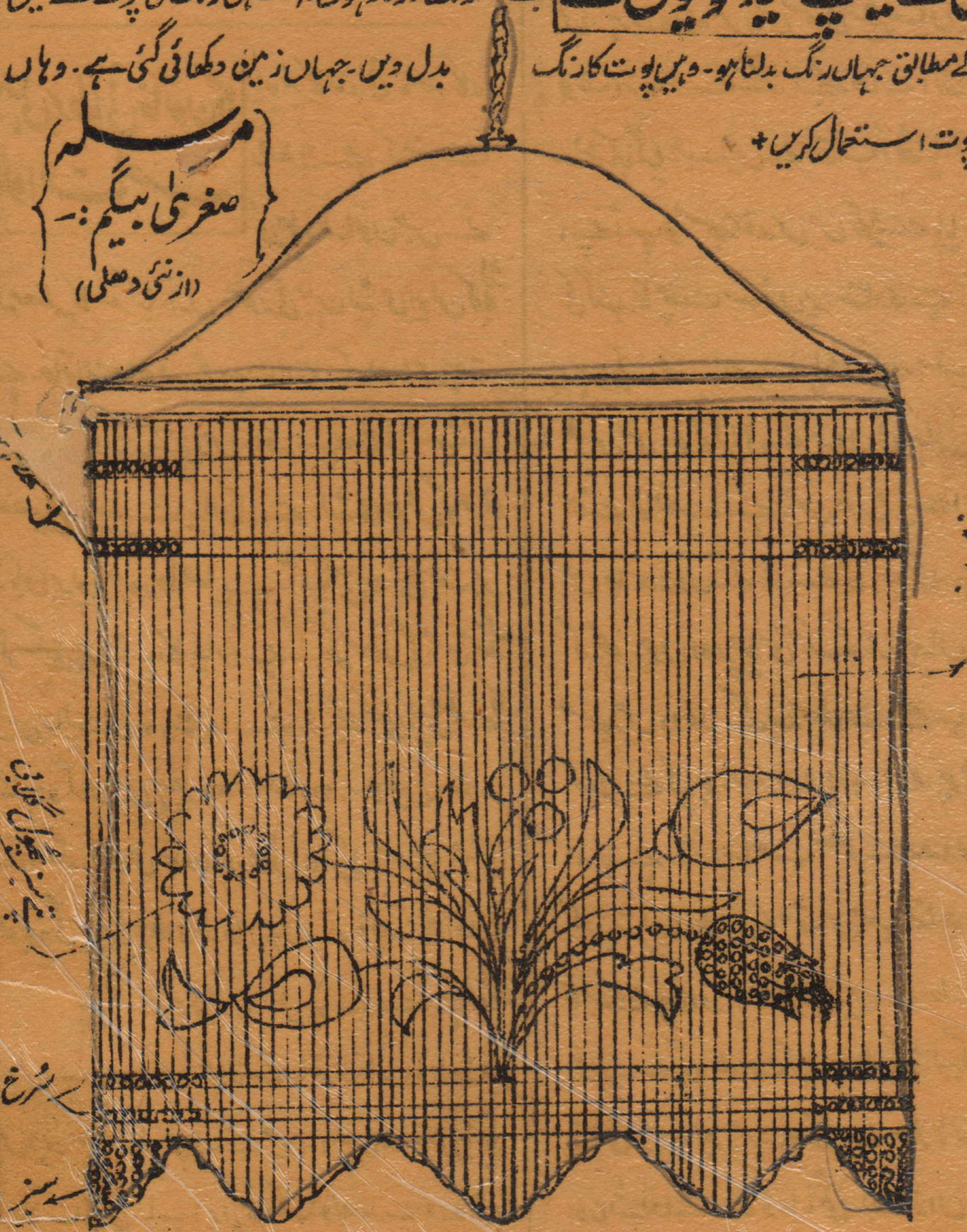

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپوا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا